سوال

(666) کیا تشہد میں انگلی اٹھانا مسنون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی اٹھانا کیسا ہے؟ اور کس لفظ پر اٹھائی جائے، اٹھانے کی کیفیت کیا ہے اور کب تک اٹھائی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تشہد میں انگلی اٹھانا مسنون ہے۔ حضرت عبدا بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

’كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الاِبْهَامَ، يَدْعُوبِهَا‘ صحیح مسلم، بابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ... الخ، رقم: ٥٨٠

یعنی رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (جب، تشہد میں) بیٹھتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی داہنی انگلی جو انگوٹھے کے ساتھ ملتی ہے، اٹھا کر اس کے ساتھ دعا کرتے۔

صاحب ’’عون المعبود‘‘، ’’مرقاۃ‘‘ سے نقل کرتے ہیں:

’أَن يَتَشَهَّدَ بِهَا، وَأَن يَستَمِرَّ عَلَى الرَّفعِ إِلٰى آخِرِ التَّشَهُّدِ‘ (٣٧٥/١)

یعنی تشہد کے اخیر تک انگلی اٹھائے رکھنی چاہیے۔

ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں بسندِ صحیح یوں ہے۔

’كَانَ يُحَرِّكُ إصبَعَهُ يَدعُوبِهَا‘ سنن النسائی، بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ، رقم: ٨٨٩

یعنی ’آپ انگلی کو حرکت دیتے رہتے۔ اس کے ساتھ دعا کرتے۔‘‘

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے، کہ سلام تک بالاستمرار (مسلسل) انگلی کا اشارہ اور حرکت جاری رہنی چاہیے، کیونکہ اس سے پہلے دعا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ کا مسلک یہی ہے اور جہاں تک تعلق ہے بعد از اشارہ انگلی رکھنے کا یا نفی اور اثبات یعنی : 'اَشهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه' پڑھنے کے وقت سے، اسے ''مقید'' کرنے کا، تو یہ سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس حدیث کی دلالت کی بناء پر فعل ہذا سنت کے مخالف ہے۔ صفة صلوة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، طبع ۳، ص: ۱۳۶

بیہقی کی جس روایت سے فقہائے شافعیہ نے دلیل لی ہے، کہ اشارہ ''لاالٰہ الا '' پر کرنا چاہیے۔ پھر بعد میں صاحب ''سُبُلُ السَّلام'' نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔ اس کے دو جواب ہیں۔

اولاً: اس حدیث میں قطعاً اس بات کی صراحت نہیں کہ اشارہ ''لا الٰہ الا '' پر ہونا چاہیے۔

ثانیاً: یہ ہے کہ خفاف بن ایماء سے بیان کرنے والا راوی مجہول ہے۔ بناء بریں یہ حدیث ضعیف ہے۔

سنن ابوداؤد وغیرہ کی جس روایت میں انگلی کے حرکت نہ کرنے کا ذکر ہے، وہ قابلِ حجت نہیں۔ کیونکہ یہ روایت شاذ ہے یا منکر، ملاحظہ ہو! تحقیق المشکوٰۃ للالبانی (۶۴۴/۱)

جہاں تک کیفیت کا تعلق ہے۔ سو اس بارے میں صحیح مسلم میں ہے، کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھنے کو بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے، اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے، اور اپنی سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے، اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی کے اوپر رکھتے۔ صحیح مسلم، بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ...الخ، رقم: ۵۷۹

سنن ابوداؤد کی روایت میں حلقہ بنانے کا ذکر بھی ہے۔ انگوٹھا اور درمیانی انگلی کو ملا کر حلقہ بناتے۔ (سنن اَبی داوٗد، بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، رقم: ۷۲۶) جس طرح کہ بعض روایات میں (۵۳) کی گرہ کا بھی تذکرہ ہے۔ (صحیح مسلم، بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ...الخ، رقم: ۵۸۰) جس کی صورت یہ ہے، کہ انگوٹھے کو مسبحہ انگلی کے نیچے چوڑائی میں کر دیا جائے۔ اور صحیح مسلم میں دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کے قبضہ اور سبابہ سے اشارہ کا حکم ہے۔ (صحیح مسلم، بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ، وَكَيْفِيَّةِ...الخ، رقم: ۵۸۰) نیز ایک روایت میں انگلی کی طرفِ نگاہ رکھنے کا بھی ذکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! عون المعبود، (۳۶۱/۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 569

محدث فتویٰ